محمد عابد مسعود ڈوگر

وائے افسوس! یہ سیاہ دن بھی ہمارے مقدر میں تھا

کوئی دو ماہ قبل میر پور سے تعلق رکھنے والے سائنسدان ڈاکٹر محمد فاروق کو جب گرفتار کیا گیا تو ہمیں اسی وقت یقین ہو گیا تھا کہ اب یہ سلسلہ رکنے والا نہیں ہے۔ حکمران بے حمیتی کے مظاہرے میں جس حد تک آگے نکل گئے ہیں، ہماری تاریخ میں شاید اس کی مثال ڈھونڈنا مشکل ہے۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے حوالے سے مختلف ادوار میں طرح طرح کے حملے ہوتے رہے ہیں۔ مغربی دنیا میں اس کی شہرت کو اس طرح بکھیرا گیا کہ گویا یہ چند لچے لفنگوں اور بدمعاش افراد کا تیار کردہ اور قائم کردہ ایک پروگرام ہے، اگر اسے مقررہ وقت پر نہ روکا گیا تو پوری دنیا بدامنی اور فساد کی لپیٹ میں آجائے گی۔ یہ پروپیگنڈہ جوں جوں بڑھتا گیا، اس پروگرام سے وابستہ افراد پر عالمی صیہونی شکنجہ توں توں کستا چلا گیا۔ سب سے پہلے محسن پاکستان عزت مآب جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان حفظہ اللہ تعالیٰ کو ایٹمی پروگرام سے علیحدہ کیا گیا اور ان کی حیثیت محض ایک مشیر کی بنا دی گئی۔ اس کے بعد مغربی میڈیا میں چھپنے والی چند یہودی ساختہ رپورٹوں کی بنیاد پر اس پروگرام سے وابستہ افراد کے ساتھ وہ شرمناک کھیل کھیلا گیا جو اب تک پوری بے حسی اور بے غیرتی کے ساتھ جاری ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پالیسی ساز اداروں کے لیے اصل ہدایات مغربی اخبارات کے ادارتی صفحات پر ہی چھپی ہیں کسی بھی یورپی یا امریکی اخبار میں چھپنے والی جھوٹی خبر وہاں کے بسنے والے افراد کے لیے ذرا سی دلچسپی کا باعث نہ ہو لیکن ہمارے یہاں اس خبر کو حکم کا درجہ دے کر فوراً اپنی عزت اور وقار پر کالک مل دی جاتی ہے۔ ہمارے آنے والی نسلیں گزر جانے والے لوگوں پر تھوتھو کریں گی کہ کیسے لوگ تھے کہ جنہوں نے اپنے محسنوں کو ان کے احسان کا بدلہ اس صورت میں دیا کہ ان کی ذلالت اور بے عزتی کے افسوسناک حالات کو دیکھ کر ان کے گھرانے کی باپردہ عفت مآب ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو سڑکوں اور چوراہوں پر آکر اپنے پیاروں کی زندگی اور عزت کی بھیک مانگنا پڑی۔

ڈی بریفنگ کے نام پر جو شرمناک کھیل قوم کے محسنوں کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے۔ وہ دراصل ایٹمی پروگرام سے وابستہ افراد کو نشان عبرت بنانے کے لیے عالمی استعماری پروگرام کا ایک حصہ ہے جس کے ذریعے ان افراد کو نشان عبرت بنا دیا جائے گا، جنہوں نے قوم کو عزت، وقار اور تحفظ کا احساس عطا کیا۔ پاکستانی قوم کو چاہیے کہ آنکھیں کھول کر دیکھ لے، عالمی یہودی منصوبہ سازوں کے منصوبوں کو انجام تک پہنچانے کے لیے کون کیا کردار کر رہا ہے۔

☆☆☆